بیمن فیض شافی برحق مزیل علل و امراض مطلق

بحر العروض

در مطبع نامی منشی نولکشور بطبع مزین مقبول جہان ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شناوری بحر ناپیدا کنار حمد محمود مین قافیہ آشنائے نطق کا تنگ ہے اور غواصی دریاے بیکران نعت رسالت پناہ مین معترف لقصور صاحب عقل و فرہنگ ہے لہذا مطلب ضروری العرض حوالہ قلم کرتا ہے کہ اس ہیچ میرز ذرہ مثال پنڈت کنہیالال دہلوی حال ملازم ریاست گڈہ امیٹھی اور مولف کتاب محاربۂ عظیم اور کتاب سیر کشمیر کو بابو صاحب قدردان علم و ہنر صاحب عقل و ہوش سخن پرور سخن شناس جناب بابو اندر سنگہ بہادر وارث گدی راج ریاست گڈہ امیٹھی نے فرمایا کہ فی زماننا شعر گوئی کا بازار بہت گرم ہے کوئی شہر و دیار بلکہ کوچہ و بازار ایسا نہین جسمین شعر گو نہین حتے کہ بعض بعض قافیہ اور ردیف کی اصل سے بھی واقف نہین مگر دم شعر گوئی کا مارتے ہین لہذا کوئی رسالہ مختصر تالیف کرنا چاہیے کہ جس سے اون صاحبون کو فی الجملہ مدد اور اعانت پہونچے یعنی اگر اور غوامض شعری کے واقف نہون تو وزن اور تقطیع تو انکو معلوم ہوجائے اس فرمایش سے راقم الحروف نے بنظر اپنی بے بضاعتی کے تن دزدی کی تھی مگر خلاف دزدی صاحب موصوف بھی مناسب معلوم ہوتی لہذا چند اوراق تحریر کئے میںصحیح ہے کہ

اگر دریا کو کوزے مین بند کرین تو گشایش حال امواج ناممکن ہے مگر علم شعر
بہ از جبل شیے پر نظر کرکے نذر اصحاب کرتا ہون امید صاحبان سخن ور اور
سخنوران صاحب ہنر سے یہ ہے کہ اگر خطا ملاحظہ فرماوین اصلاح سے دریغ
نفرماوین اور بندہ کو مشکور منّت اور ممنون احسان فرماوین اگر صاحبان مبتدیے
فن شعر گوئی اس رسالہ کو پیش نظر رکھین گے اور نظر تعمق سے ملاحظہ فرماوینگے
تو فائدہ کامل اٹھاوینگے ؛

پوشیدہ نہ ہے کہ شعر کے معنی اصلاح مین یہ ہے کہ کوئی کلام اوزان مقررہ مین سے
کسی وزن پر ہو اور قافیہ رکھتا ہو اور متکلم نے اوسکو بہ نیت موزونی کے
کہا ہو اور کلام اوسکو کہتے ہین جسکے معنی ہو سکتے ہون اور سامع کو حاجت
دوسرے کلمے کی براے افادہ معنی کلام مذکور باقی نہ ہے اور لغت مین شعر
کے معنے جاننے کے ہین اور شعر کو بیت بھی کہتے ہین شاید اس وجہ سے کہ بیت
گھر کو بھی کہتے ہین اور گھر کے دو دروازے ہوتے ہین اور شعر کے بھی دو مصرع
ہوتے ہین اور مصرع کے معنی بھی دروازے کے ہین اور ایک یہ بھی تاویل
ہے کہ بیت یعنے گھر صحرا نشینان عرب کا کمبل کا مثل خیمے کے
بنا ہوتا ہے اور اسمین رسن اور میخ اور ستون چوبین ہوتے ہین اور شعر بھی
مرکب سبب اور وتد اور فاصلہ سے ہوتا ہے اور لغت مین سبب رسی کو اور
وتد میخ کو اور فاصلہ ستون کو کہتے ہین گو اسکے اور بھی وجوہات ہین مگر طول
کلام ہوتا ہے لہذا جو شائق ہونگے وہ خود اور رسائل سے ملاحظہ فرماوینگے

واضح ہو کہ پہلے مصرع کے جزو اوّل کو صدر کہتے ہین اور اُسکے اخیر جزو
کو عروض کہتے ہین اور دوسرے مصرع کے جزو اوّل کو مطلع اور ابتدا کہتے ہین
اور اوسکے آخر جزو کو ضرب اور عجز اور اجزاے باقیماندہ شعر کو یعنے جو ان چارون
اجزا کے درمیان مین ہوتے ہین اونکو حشو کہتے ہین بعضون کا یہ قول ہے
کہ جو فن شعر مین عروض کا بہت ذکر ہوتا ہے لہذا اس فن کا نام بھی عروض رکھا ہے

اور بعض کتب مین ایسا لکھا ہے کہ اس علم کو خلیل ابن احمد بصری نے استخراج
کیا ہے اور چونکہ وہ مکے مین رہتا تھا اور مکے کا نام بھی عروض ہے لہذا تیمنًا
اس علم کا نام بھی مکے کے نام پر یعنے عروض رکھا ہے -
اب جاننا چاہیئے کہ جس وزن مین بیت ہوتی ہے اسکو بحر کہتے ہین اور
جیسے دریا مین سے نہرین نکلتی ہین اوسیطرح بحر شعر مین سے بوجہ زحافونکے
شعبے پیدا ہوتے ہین ان زحافون کا حال آیندہ لکھا جاویگا اب بحر کا حال
لکھا جاتا ہے کہ جن لفظون سے بحر مرکب ہوتی ہے اُنکو اصول اور ارکان اور اجزا
اور کئی نام سے کہتے ہین یہ ارکان دس ہین دو پانچ حرف کے اور آٹھ سات
حرف کے دو یہ ہین فعولن اور فاعلن اور آٹھ سات حرف کے یہ ہین مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن مفاعلتن متفاعلن مفعولات تے کے پیش سے بغیر
تنوین کے اب منجملہ انکے دو ایسے ہین جنکا ع منفصل یعنے جدا ہے جیسے
فاعلاتن مستفعلن اسکا حال بھی آیندہ مذکور ہوگا +
واضح ہو کہ ترکیب ارکان کی تین جزو پر منحصر ہے یعنے سبب وتد اور فاصلہ
سبب دو حرفی کلمے کو کہتے ہین اور اگر پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن
ہو اسکو سبب خفیف کہتے ہین جیسے کر اور بر اور اگر دونون متحرک ہون اوسکو
سبب ثقیل کہتے ہین جیسے جلبی کے اوّل دو حرف وتد سہ حرفی کلمے کو
کہتے ہین اگر دو حرف متحرک اور تیسرا ساکن ہو اسکو وتد مقرون کہتے ہین
اور وتد مجموع بھی اوسیکو کہتے ہین مثلاً اگر اور سفر اور اگر حرف اوّل اور
حرف آخر متحرک ہو اور بیچ کا حرف ساکن اوسکو وتد مفروق کہتے ہین جیسے
برہمن کے پہلے تین حرف مین (ب) اور (ہ) متحرک ہے اور (ر) ساکن اور فاصلہ
چار حرف یا پانچ حرف کے کلمے کو کہتے ہین اسمین اگر تین حرف پہلے متحرک
اور چوتھا ساکن ہو اوسکو فاصلہ صغریٰ کہتے ہین جیسے جلبی اور چار حرف
متحرک اور پانچوان ساکن ہو اسکو فاصلہ کبریٰ کہتے ہین جیسے لفظ متحرک

کہ اسمین پہلے چار حرف متحرک ہین اور پانچوان ک۔ ساکن اور بعضے چار حرفی کلمے کو فاصلہ بصاد مہملہ اور پانچ حرفی کو فاصلہ بضاد معجمہ کہتے ہین اور بعضی یہ بھی کہتے ہین کہ فاصلہ کوئی علیحدہ جزو نہین ہے کیونکہ اگر چار حرفی ہر تو دو سبب سے مرکب ہے اگر پانچ حرفی ہے تو سبب اور وتد سے بنا ہوا ہے اب ارکان کے اون اجزا سے مرکب ہونے کی حقیقت بیان ہوتی ہے۔

پوشیدہ نہ ہے کہ فعولن مین اوّل وتد مجموع ہے اور اسکے بعد سبب خفیف اور فاعلن مین اسکا عکس یعنے سبب خفیف پہلے اور وتد مجموع بعد ازان اور مفاعیلن مین اوّل وتد مجموع اور بعد ازان دو سبب خفیف اور مستفعل متّصل مین دو سبب خفیف اوّل اور بعد ازان وتد مجموع اور فاعلاتن مین اوّل سبب خفیف اور بعد ازان وتد مجموع اور پھر بعد سبب خفیف ثانی یعنے دو سبب خفیف مین ایک وتد مجموع بیچ مین واقع ہے اور مفاعلتن مین اوّل وتد مجموع اور بعد اوسکے فاصلہ صغریٰ یا ایک سبب ثقیل اور دوسرا سبب خفیف اور متفاعلن مین فاصلہ یا دو سبب ثقیل اور خفیف اوّل مین اور بعد اوسکے وتد مجموع اور مفعولات مین دو سبب خفیف اوّل اور وتد مفروق بعد ازان فاعلاتن منفصل مین وتد مفروق اوّل اور دو سبب خفیف بعد اوسکے گو یا یہ مفعولات کا عکس ہے اور مستفعلن منفصل مین سبب خفیف ایک اور اوّل مین اور ایک آخر مین اور بیچ مین وتد مفروق واقع ہے +

واضح ہو کہ خلیل بن احمدؒ کو جو اس فن کا اوستاد تھا دریافت ہوا کہ اشعار عرب پندرہ بحر مین موزون ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے۔ طویل۔ مدید بسیط۔ کامل۔ وافر۔ ہزج۔ رمل۔ رجز۔ منسرح۔ مضارع۔ سریع خفیف۔ مجتث۔ مقتضب۔ تقارب۔ بعد ازان ابوالحسن اخفش نے سولھوین بحر ایجاد کی اور اسکا نام متدارک رکھا منجملہ اسکے بحر طویل

اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل مخصوص عرب کی ہین کہ انین شعراے عجم بوجہ انکے نامطبوع اور نامرغوب ہونے کے شعر نہین کہتے *
بعد از خلیل ابن احمد کے تین بحور اور ایجاد ہوئی ہین وہ یہ ہین جدید - قریب اور مشاکل اور یہ تینون خصوصیت شعراے عجم سے رکھتی ہین بہمہ کیف یہہ جملہ بحور اونیس ہوئین منجملہ اُنکے بعض بحور ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین وہ یہ ہین ہزج رجز رمل کامل وافر متقارب متدارک اور بعض دو رکن کی تکرار سے ترکیب پاتی ہین وہ یہ ہین - طویل - مدید - بسیط سریع - خفیف - مجتث - منسرح - مضارع - مقتضب *
اب جاننا چاہیے کہ اصل بحر ہزج کی مفاعیلن ہے آٹھ بار اور اصل رجز کی مستفعلن آٹھ بار اور اصل رمل کی فاعلاتن آٹھ بار اور اصل کامل کی متفاعلن آٹھ بار اور اصل وافر کی مفاعلتن آٹھ بار اور اصل متقارب کی فعولن آٹھ بار اور اصل متدارک کی فاعلن آٹھ بار ہے اور اصل طویل کی فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دو بار اور اصل مدید کی فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دو بار اور اصل بسیط کی مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن دو بار اور اصل سریع کی مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار اور اصل خفیف کی فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن دو بار اور اصل مجتث کی مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن دو بار اور اصل منسرح کی مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار اور اصل مضارع کی مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن دو بار اور مقتضب کی مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن دو بار اور اصل بحر جدید کی فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن دو بار اس بحر کا مخترع بزرجمہر وزیر نوشیروان ہے اور اس بحر کو غریب بھی کہتے ہین اصل قریب کی مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن ہے دو بار - کہتے ہین کہ اس بحر کو مولانا یوسف عروضی نیشاپوری نے اختراع کیا ہے اور یہ وہ شخص ہے جسنے اول علم عروض فارسی مین تصنیف کیا تھا اصل بحر مشاکل کی فاعلاتن

مفاعیلن مفاعیلن دو بار ہے ✤

واضح ہو کہ در اصل جملہ بحور کے جزو آٹھ آٹھ ہین باستثناء بحر سریع اور خفیف کہ اُنکے صرف چھ چھ جزو ہین اور جس بحر کے آٹھ جزو ہون اوسکو مثمن کہتے ہین اگر دو جزو گرا دئے جائین تو اُسکو مسدس اگر چار جزو گرا دئے جاوین تو اُسکو مربع کہتے ہین اور عربی مین تین اور دو جزو کی بحر بھی ہوتی ہے مگر بعضے اُسکو ایک مصرع اوّلین شمار کرتے ہین جسکے پہلے جزو کو صدر اور آخر کے جزو کو عروض اور بیچ کے جزو کو حشو کہتے ہین اور بعضے مصرع ثانی جسکے پہلے جزو کو ابتدا اور آخر کے جزو کو عجز اور بیچ کے جزو کو حشو کہتے ہین مگر فارسی اور اردو مین مثمن اور مسدس کے سوا اور مستعمل نہین ہوتا اور جب بحر مثمن سے دو جزو گرا دین تو اُسکو مجزو کہتے ہین کیونکہ اُوسکے ہر مصرع سے ایک جزو کم کیا جاتا ہے ✤ پوشیدہ نرہے کہ جب ان بحرون کے سبب اور وتد اور فاصلے کو تقدیم تاخیر کرین تو اُوس بحر سے دوسری بحر پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ الفاظ اوسکے مطابق اوسکے جزو کے ہونگے اوسکو فک بحور کہتے ہین اور جسقدر بحور ایک دوسرے سے اسطرح پیدا ہوتی ہین اوسکو کہتے ہین کہ یہ ایک دائرے سے ہین مثلاً مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن بحر ہزج ہے اگر عیلن سے شروع کرکے مفا پر تمام کرین تو بحر رجز یعنے بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہو جاوے گا اِسی طرح لن سے شروع کرنے اور عی پر ختم کرنے سے بحر رمل ہو جاویگی اسکا حال دائرۂ ذیل سے بخوبی واضح ہو گا



اس دائرہ کو مجتلب بلام مفتوح کہتے ہین جلب کے معنی کھینچنے کے ہین اور اسمین مفاعیلن بحر طویل اور مستفعلن بحر بسیط اور فاعلاتن بحر مدید کو کھینچ کر لایا ہے جو تینون بحور دائرہ مختلفہ کی ہین

۲



اس دائرے کو مؤتلفہ اسواسطے
کہتے ہین کہ ان دونون بحور کے
ارکان کو آپس مین الفت ہے
یعنے دونون سات حرف کی ہین
اور مرکب وتد اور فاصلہ صغریٰ
ہے۔

۳

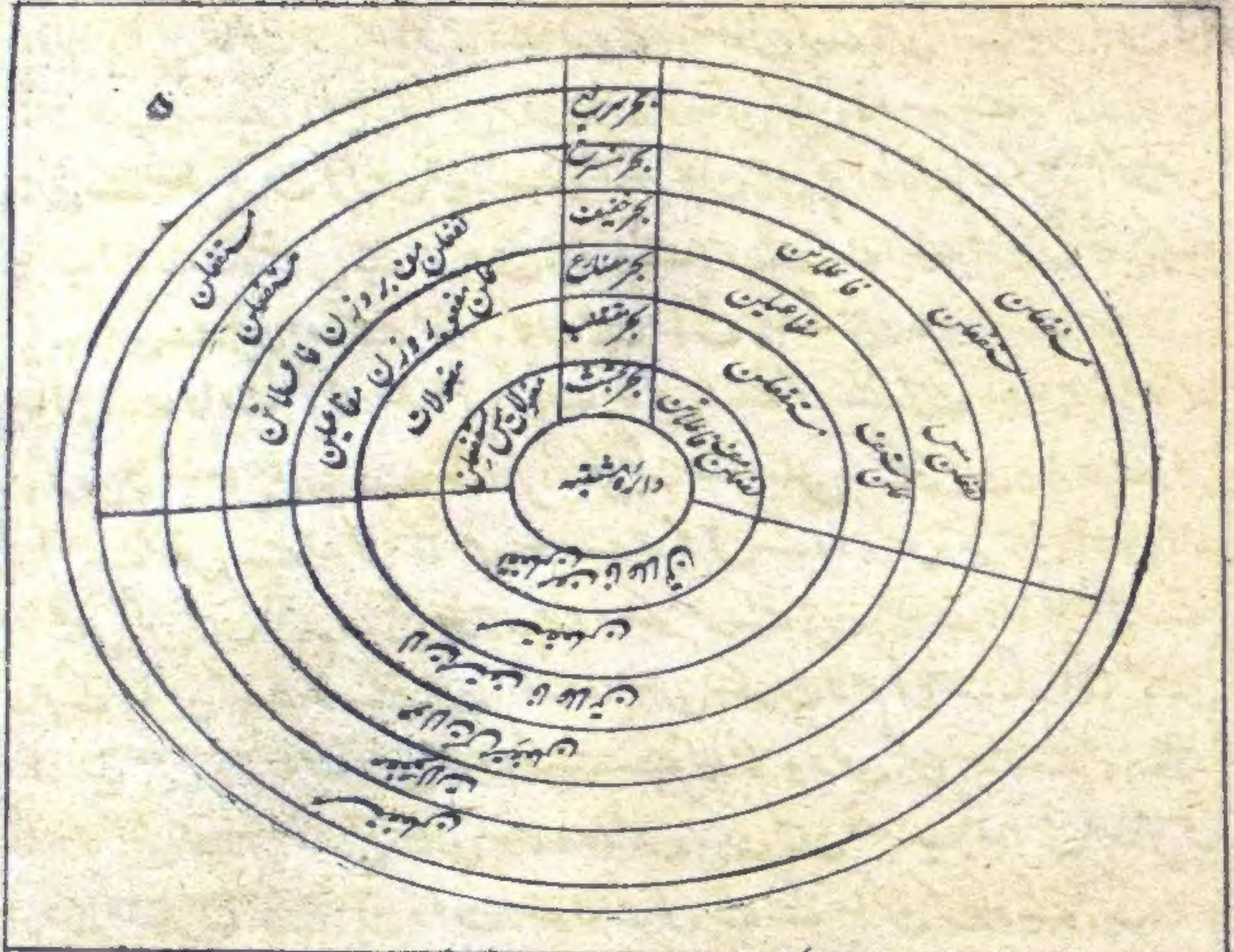


اس دائرے کو مُتفِق کہتے ہین
اسواسطے کہ اسکے پانچ حرف کے
ارکان ہین اور وتد مجموع اور
سبب خفیف سے مرکب ہوتے ہین
باہم اتفاق رکھتے ہین ٭

۴



اس دائرے کو مختلفہ
اسواسطے کہتے ہین
کہ اس دائرے کے
ارکان باعتبار حروف
مختلف ہین ٭



دائرۂ بالا کو مشتبہ اسواسطے کہتے ہین کہ ان چھ بحور کے ارکان آپس سے اشتباہ رکھتے ہین یعنے بحر خفیف اور بحر مجتث مین مس تفعلن اور بحر مضارع مین فاع لاتن منفصل ہین اور باقی بحور مین متصل اور منفصل اور متصل دونون باہم مشتبہ ہین اور بعضے اس دائرے کو وتد کہتے ہین کیونکہ اس دائرے مین وتد مفروق واقع ہے اور سوائے اسکے اور کسی دائرہ مین وتد مفروق نہین آیا ہے +

اب بیان زحافون کا کیا جاتا ہے - واضح ہو کہ زحاف بزے نقطہ دار مکسور جمع زحف کی ہے اور زحف کے معنی لغت مین ایک چیز کے اپنی اصل سے گر پڑنے کے ہین چنانچہ جو تیر نشانے پر نہ لگے اوسکو تیر زاحف کہتے ہین اور علم عروض مین وہ اصطلاح مراد ہے جو تغیرات ارکان بحور مین واقع ہون

اور عروض زحاف لفظ جمع کو بجاے مفرد بھی استعمال کرتے ہین القصہ تغیر ارکان کی تین طرح پر ہے اوّل یہ کہ کسی حرف متحرک کو ساکن کرین دوسرے یہ کہ ارکان مین سے بعض حرف کم کرین تیسرے یہ کہ ارکان مین کچھ اور زیادہ کرین الغرض یہ سب زحافات پینتیس یعنے سی و پنج ہین بعضے اس مین کے ایسے ہین کہ مختص ایک ایک رکن سے ہین اور بعضے کئی ارکان مین واقع ہوتے ہین ❊

بیان زحافات - اضمار متفاعلن کی ت ساکن کرنے کو کہتے ہین - اور چونکہ متفاعلن بسکون تا مستعمل نہین ہے اسو اسکو اوسکی جگہ مستفعلن رکھتے ہین یہ زحاف بحر کامل سے مختص ہے کیونکہ متفاعلن سواے بحر کامل کے اور کسی بحر مین نہین آتا اور جس رکن مین اضمار واقع ہوتا ہے اوسکو مضمر کہتے ہین - عصب مفاعلتن سے لام کے ساکن کرنے کو کہتے ہین - اور مفاعلتن بسکون لام کی جگہ مفاعیلن رکھدیتے ہین یہ زحاف مختص بحر وافر سے ہے کیونکہ یہ رکن بھی سواے بحر وافر کے اور کسی بحر مین واقع نہین ہوتا اور جس رکن مین عصب واقع ہوتا ہے اوسکو معصوب کہتے ہین وقف مفعولات کی ت کے ساکن کرنیکو کہتے ہین اور اوسکی جاے پر مفعولان رکھتے ہین یہ زحاف تین بحر مین آتا ہے سریع اور منسرح اور مقتضب اور اس زحاف والے رکن کو موقوف کہتے ہین خبن نقطہ از خبن رکن کے پہلے سبب خفیف کے حرف ساکن کے گرانے کو کہتے ہین تپس جب فاعلن سے الف گرادین فعلن رہجاوے گا اور فاعلاتن متصل سے فعلاتن اور جب مستفعلن سے خواہ متصل ہو خواہ منفصل سین دور کرین متفعلن رہجاوے گا اسکی جگہ مفاعلن رکھدینگے اور جب مفعولات سے جب ف دور کرینگے معولات باقی رہے گا اسکی جگہ فعولات رکھدینگے یہ فاعلاتن منفصل مین واقع نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اُسکا پہلا وتد مفروق ہے اور یہ زحاف سواے سبب خفیف کے اور کسی مین واقع نہین ہوتا اور یہ زحاف بحر رمل اور رجز اور مدید اور بسیط اور متدارک اور سریع اور خفیف اور منسرح اور مجتث اور مقتضب مین

آتا ہے اور جس رکن مین یہ زحاف ہوتا ہے اوسکو مخبون کہتے ہین طے رکن
کے پہلے دو سبب خفیف کے چوتھے حرف ساکن کے گرادینے کو کہتے ہین پس مستفعلن
کی ت کے گرانے سے مستعلن باقی رہتا ہے اوسکی جگہہ مین مفتعلن رکھتے ہین اور
مفعولات کی واو کے دور کرنے سے مفعلات عین کے پیش کے ساتھہ رہتا ہے اوسکی
جگہہ فاعلات ت کے پیش سے رکھتے ہین یہ زحاف بحر بسیط اور رجز اور
سریع اور منسرح اور مقتضب مین آتا ہے اور بحر خفیف اور مجتث مین نہین آتا
کسواسطے کہ انمین مستفعلن متصل ہے اور چوتھا حرف ساکن وتد مین واقع ہوا ہے
نہ سبب خفیف مین اور اس زحاف کے واسطے چوتھا حرف ساکن دو سبب
خفیف کا ہونا چاہیئے اور ایسے ارکانون مطوی کہتے ہین۔ کف۔ ساتوین حرف
ساکن کے گرانے کو کہتے ہین بشرطیکہ وہ ساکن سبب خفیف مین واقع ہوا
ہولیس مفاعیلن نون کے گرنے سے مفاعیل لام مضموم سے رہتا ہے اور فاعلاتن
خواہ متصل ہو خواہ منفصل فاعلات ت مضموم سے ان رکنون کی جگہہ اور رکن
نہین رکھتے۔ کیونکہ یہ رکن مستعمل باقی رہتے ہین اور یہ زحاف بحر طویل اور مدید
اور ہزج اور رمل اور خفیف اور مجتث اور مضارع مین آتا ہے اور ارکان کو
مکفوف کہتے قبض پانچوین حرف ساکن کے گرانے کو کہتے ہین پس مفاعیلن سے
ی کے دور کرنے سے مفاعلن اور فعولن سے نون کے گرانے سے فعول لام
مضموم سے رہتا ہے اور یہ زحاف بحر طویل اور ہزج اور متقارب اور مضارع
مین آتا ہے اور ایسے ارکانون کو مقبوض کہتے ہین تشعیث فاعلاتن کے
وتد مجموع سے حرف متحرک کے گرانے کو کہتے ہین مگر اس متحرک مین اختلاف
ہے بعضونکے نزدیک عین گرتا ہے اور بعضونکے نزدیک لام اور بعضے کہتے ہین
کہ یہ زحاف وتد مجموع سے حرف ساکن یعنے الف کے گرانے کو کہتے ہین اور
اوسکے بعد حرف متحرک کہ اوس سے پہلے ہے یعنے لام ساکن ہوجاوے پس
پہلی صورت مین فاعلاتن اور دوسری صورت مین فاعاتن اور تیسرے مین فالتن

ہوتا ہے مگر تینون صورتون مین مفعولن اُوسکی جگہ آسکتا ہے یہ زحاف بحر مدید
اور خفیف اور رمل اور مجتث مین واقع ہوتا ہے اور ایسے رکن کو مشعث کہتے
ہین۔ قصر وُہ ہے کہ رکن کے آخر سے سبب خفیف کے حرف ساکن کو گرادین اور
اُوسکے پہلے حرف کو ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے نون کو گراکر اوسکے پہلے حرف
یعنے لام کو ساکن کرین تو مفاعیل باقی رہیگا اور فاعلاتن سے خواہ متصل ہو خواہ منفصل
فاعلات اور فعولن سے فعول اور مستفعلن سے مستفعل باقی رہے گا اور مستفعل کی جگہ
مفعولن رکھتے ہین اور باقی الفاظ ویسے ہی مستعمل ہوتے ہین یہ زحاف بحر طویل
اور مدید اور ہزج اور رمل اور متقارب اور مضارع اور خفیف اور مجتث مین آتا
ہے اور ان ارکانون کو مقصور کہتے ہین قطع رکن کے اخیر سے وتد مجموع کے حرف
ساکن کے گرانے کو کہتے ہین اور اُوسکے پہلے حرف کے ساکن کرنے کو پس
مستفعلن سے مستفعل اور فاعلن سے فاعل اور متفاعلن سے متفاعل لام کے
سکون کے ساتھ باقی رہتا ہے اور بجاے اوّل کے مفعولن اور بجاے دوسرے
کے فعلن عین ساکن کے ساتھ اور بجاے تیسرے کے فعلاتن عین کے کسرہ کے ساتھ
استعمال کرتے ہین اور یہ زحاف رکن فاعلاتن متصل مین اسطرح سے ہے کہ اُوسکے
آخر سے سبب خفیف گرادین اور اُوسکے وتد مجموع یعنے علا کے حرف ساکن
یعنے الف کو گراکر لام ماقبل کو ساکن کرین پس فاعل باقی رہیگا اُوسکی
جگہہ فعلن رکھا گیا یہ زحاف بحر رجز اور کامل اور رمل اور متدارک اور بسیط اور
مدید اور سریع اور خفیف اور مقتضب مین واقع ہوتا ہے اور بحر مجتث مین سواے فاعلاتن
کے اور کسی رکن مین نہین آتا کیونکہ مستفعلن اس بحر مین منفصل ہے اور منفصل کے
آخر مین سبب خفیف ہوتا ہے نہ وتد مجموع اور بحر مضارع مین بھی بوجہ وتد مفروق
کے ہونیکے نہین آتا ان ارکانون کو مقطوع کہتے ہین وقص متفاعلن مضمر کے مجنون
کرنے کو کہتے ہین یعنے اُوسکی ت کو جو بسبب اضمار کے ساکن ہو جاتی ہے خبن
کرکے گرادین تو مفاعلن رہے گا اور مستفعل مخبون سے مشتبہ ہو جاویگا

لیکن فرق یہ ہے کہ مفاعلن ہو قوص سے بدلا ہو اسواسطے بحر کامل کے اور کسی بحر
مین نہین آتا عقل مفاعلتن معصوب کے مقبوض کرنے کو کہتے ہین لام مفاعلتن کا
بسبب عصب کے ساکن ہوا تھا اور مفاعیلن سے بدلا گیا تھا اور جب مفاعیلن
معصوب سے یا کو بسبب قبض کے گرا دیا مفاعلن رہگیا پس مفاعیلن مقبوض سے
مشابہ ہو گیا لیکن یہ زحاف یعنے عقل مختص مفاعلتن سے ہے اور جب مفاعلن
بحر وافر مین ہو گا تو اوسکو معقول تصوّر کرنا چاہئے نہ مقبوض نقص مطوی کرنا
متفاعلن مضمر کا یعنے پہلے متفاعلن سے بسبب اضمار کے ت کو ساکن کرین اور پھر
بوجہ طے کے چوتھے حرف ساکن کو گرا دین پس متفعلن رہجاویگا اوسکی جگہ مفتعلن
رکھین گے یہ زحاف بحر کامل سے مختص ہے کسف بسین بے نقط اور شین معجمہ سے
بھی درست ہے مفعولات مین وقف اور کف کے جمع کرنے کو کہتے ہین یعنے مفعولات
کی ت کو اوّل بسبب وقف کے ساکن کرین اور پھر بسبب کف کے گرا دین
پس مفعولا باقی رہا اوسکی جگہ مفعولن رکھین گے یہ زحاف بحر سریع اور
منسرح اور مقتضب مین آتا ہے شکل شین نقطہ دار سے فاعلاتن متصل مین خبن
اور کف کے جمع کرنے کو کہتے ہین پس جب الف فا کا بسبب خبن کے اور نون
بسبب کف کے گرا دین تو فعلات عین مکسور اور ت مضموم کے ساتھ باقی رہا اور
یہ زحاف بحر رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث مین واقع ہوتا ہے حذف رکن
کے اخیر سے سبب خفیف کے گرانے کو کہتے ہین پس فعولن اور مفاعیلن اور
فاعلاتن سے فعو اور مفاعی اور فاعلا باقی رہا انکی جگہ فعل اور فعولن اور
فاعلن رکھتے ہین یہ زحاف بحر مدید اور خفیف اور ہزج اور رمل اور مضارع اور
مجتث اور طویل اور متقارب مین آتا ہے جذ جیم مفتوح اور ذال نقطہ دار سے رکن
کے آخر سے وتد مجموع کے گرانے کو کہتے ہین پس مستفعلن سے مستف اور متفاعلن سے
متفا اور فاعلن سے فا باقی رہتا ہے اور اسکی جگہ فعلن بسکون عین اور فعلن بکسر عین
اور فع کہتے ہین اس رکن کو اجذ الف اور جیم مفتوح کہتے ہین اور یہ زحاف

بحر بسیط اور کامل اور رجز اور متدارک مین بہت آتا ہے اور باقی بحور مین گو مستفعلن
متصل ہو مگر کم واقع ہوتا ہے اور مستفع لن منفصل مین ہرگز نہین آتا صلم صاد بے
نقط مفعولات مین سے وتد مفروق کے گرا دینے کو کہتے ہین پس مفعو باقی رہا اوسکی
جگہ فعلن بسکون عین رکھا گیا اور ایسے رکن کو اصلم کہتے ہین یہ زحاف بحر سریع
اور منسرح اور مقتضب مین آتا ہے قطف رکن مفاعلتن مین عصب اور حذف کے
جمع کرنے کو کہتے ہین پس جب لام مفاعلتن کا بسبب عصب کے ساکن ہوا اور
سبب خفیف آخر سے بسبب حذف کے گر گیا مفاعل رہا اوسکی جگہ فعولن رکھا جائیگا
یہ زحاف بحر وافر کے ساتھ مختص ہے بتر فعولن مین حذف اور قطع کے جمع کرنے کو
کہتے ہین جب بسبب حذف کے اور واو بوجہ قطع کے ساقط ہوے تو فع باقی رہا
واضح ہو کہ مفاعیلن مین جب زحاف جب اور خرم دونون کو جمع کرتے ہین
اوسکو بھی بتر کہتے ہین اسکا حال آیندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے - ایسے ارکان
کو ابتر کہتے ہین اور یہ زحاف بحر متقارب اور ہزج مین واقع ہوتا ہے اور مضارع
اور طویل مین بھی شاید آتا ہو مگر دیکھنے مین نہین آیا تسبیغ سین بے نقط اور غین
معجمہ سے یہ زحاف یہ ہے کہ سبب خفیف مین کہ رکن کے آخر مین ہو ایک
الف زیادہ کرین پس مفاعیلن اور فعولن اور فاعلاتن سے خواہ متصل ہو خواہ
منفصل مفاعیلان اور فعولان اور فاعلاتان ہو جاتا ہے مگر فاعلاتان مستعمل نہین ہے
لہذا اوسکی جگہ فاعلیان رکھتے ہین یہ زحاف بحر ہزج اور رمل اور مضارع اور
متقارب اور خفیف اور مدید اور طویل اور مجتث مین آسکتا ہے اور رجز مین
ممکن نہین کیونکہ مستفع لن متصل ہے اور متصل کے آخر مین وتد مجموع ہے اور
یہ زحاف سبب خفیف مین واقع ہوتا ہے مگر بحر مضارع مین آسکتا ہے کیونکہ
اوس مین مستفع لن منفصل ہے اور منفصل کے آخر مین لن سبب خفیف ہے ایسے
ارکان کو مسبغ کہتے ہین - اذالہ وتد مجموع مین کہ رکن کے آخر مین واقع ہو الف
زیادہ کرنے کو کہتے ہین پس مستفعلن اور فاعلن اور متفاعلن سے مستفعلان

اور فاعلان اور متفاعلان ہو جاتا ہے یہ زحاف بحر رجز اور متدارک اور بسیط اور
کامل اور سریع اور منسرح اور مقتضب مین آتا ہے اور عروض اور ضرب مین
اکثر واقع ہوتا ہے اور حشو مین کم اور صدر اور ابتدا مین نہین آتا ایسے ارکان
کو مدال کہتے ہین ترفیل وتد مجموع مین کہ رکن کے آخر مین واقع ہو سبب خفیف
زیادہ کرنے کو کہتے ہین پس مستفعلن اور فاعلن اور متفاعلن سے مستفعلاتن اور
فاعلاتن اور متفاعلاتن ہو جاتا ہے مگر یہ زحاف فارسی مین بہت کم آتا ہے ان
ارکان کو مرفل کہتے ہین جدع رکن مفعولات کے دو سبب خفیف کے گرانے کو
کہتے ہین اس صورت مین لات باقی رہتا ہے اور اوسکی جگہ فاع رکھدینگے
اور جب فاع الف کے گرانے سے فع رہجاوے اوسکو منحور کہتے ہین اور جب
جس رکن مین جدع واقع ہوا ہو اوسکو مجدوع کہتے ہین یہ زحاف بحر سریع اور
منسرح اور مقتضب سے علاقہ رکھتا ہے ؛
جب مفاعیلن سے دونون سبب خفیف کے گرانے کو کہتے ہین اس صورت مین
مفا باقی رہتا ہے اوسکی جگہ فعل لام ساکن بدل لیتے ہین یہ زحاف بحر ہزج
کے سوا اور کسی بحر مین نہین آتا اور ایسے رکن کو مجبوب کہتے ہین خرم یہ ہے کہ وتد
مجموع سے کہ رکن کے اول مین ہو حرف متحرک اول کو گرا دین یہ زحاف اکثر
صدر اور ابتدا مین واقع ہوتا ہے ؛
واضح ہو کہ اس زحاف کے نام حسب موقع اور موضع کے علحدہ علحدہ ہین مثلاً
اگر یہ زحاف فعولن مین واقع ہو عولن باقی رہے گا اوسکی جگہ فعلن رکھین گے
اس صورت مین اس زحاف کا نام اثلم ہوتا ہے اور اگر فعولن مین خرم کو قبض
کے ساتھ جمع کرین یعنے فے کو بسبب خرم کے اور نون کو بوجہ قبض کے گرا دین عو
لام مضموم باقی رہے اوسکو فعل سے بدل دینگے اس مقام پر اس زحاف کو
اثرم کہین گے اور اگر مفاعلتن مین سے بسبب خرم کے میم گرا دین اسکو عضب
کہین گے اور اگر اس رکن مین خرم اور عصب جمع کرین یعنے میم بسبب خرم کے

گرا دین اور لام کو بسبب عصب کے ساکن کرین فاعلتن لام ساکن سے باقی رہیگا
اور اوسکو مفعولن سے بدلین گے اس جاے پر اس زحاف کو اقصم کہتے ہین اور
اگر خرم کو عقل کے ساتھ اوسی رکن مین جمع کرین یعنے مفاعلتن کہ بسبب عصب کے
لام اوسکا ساکن ہو گیا اور بسبب قبض کے گر کر مفاعلتن رہا تھا اور اوسکو مفاعلن کے
ساتھ بدل لیا تھا اب اوسکے میم کو بسبب خرم کے گرا کر فاعلن کرین تو اس صورت
مین اس زحاف کو اجم کہین گے اور اگر مفاعیلن مین خرم کرین یعنے اوسکے میم کو
گرا دین اوسکو اخرم کہین گے اور جب میم گر جاویگا فاعیلن باقی رہیگا اوسکو مفعولن
سے بدل لین گے اور جب اس رکن مین خرم اور قبض جمع کرین یعنے میم خرم اور
یاے تحتانی بوجہ قبض کے گرا دین فاعلن باقی رہے گا اس صورت مین اس رکن کو
اشتر کہینگے اور جب اس رکن مین خرم کو کف کے ساتھ جمع کرین یعنے میم بسبب خرم
کے اور نون بسبب کف کے گرا دین فاعیل لام مضموم سے باقی رہیگا اوسکی جگہ
مفعول رکھدینگے اس صورت مین اس رکن کو اخرب کہینگے اور جسوقت ایسے رکن مین
اخرم کو حب کے ساتھ جمع کرین یعنے میم بسبب خرم کے اور دونون سبب کو بوجہ جب کے
گرا دین فا باقی رہے گا اوسکو فع سے بدلینگے اس صورت مین اس رکن کو ابتر
کہینگے یہ زحاف بحر متقارب اور طویل ورہزج اور وافر اور مضارع مین بہت آتا ہے

پوشیدہ نرہے کہ جب مفاعیلن مین حذف اور قصر جمع کرینگے یعنے لن بسبب حذف
کے گرا دینگے اور یاے تحتانی کو بسبب قصر کے گرا کر عین کو ساکن کرین مفاع
باقی رہے گا اسکو اہتم کہینگے اور جب اہتم کو خرم کے ساتھ جمع کرین یعنے میم
مفاع کو گرا دین فاع عین کے سکون سے باقی رہے گا +

اب ایک امر اور قابل تحریر کے پایا گیا یعنے کبھی ارکان مین سے اکٹھا دو حرفون کا
گرانا جائز نہین ہوتا اس امر کو معاقبہ کہتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ ایک دفعہ
دونون کا گرا دینا جائز ہے اور نہ اکٹھا ایک جاے دونون کا ثابت رکھنا
جائز نہ ہے اس امر کو مراقبہ کہتے ہین فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہزج مثمن سالم - بحر ہزج بمعنی خوش آواز مثل سرود مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مثال

نہ کھینچ ای شانہ ان زلفون کو یہان سودا کا دل اٹکا ؛ اسیر ناتوان ہے یہہ
ندے زنجیر کا جھٹکا ؛
نہ کھینچ ای شا مفاعیلن نہ ان زلفو ن مفاعیلن کو یہان سودا مفاعیلن کا دل اٹکا
مفاعیلن اسیر نا مفاعیلن توان ہے یہہ مفاعیلن ندے زنجی مفاعیلن رکو جھٹکا
مفاعیلن ؛

بحر ہزج مثمن اخرب

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن ؛

مثال

کاکل کا نظارہ نہ کر اے دل کہ ہے افعی ؛
کاکل کا مفعول نظارہ ن مفاعیلن کر اے دل مفعول کہ ہے افعی مفاعیلن ؛

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن ؛

مثال

مقدور نہین اوسکی تجلی کے بیان کا — چون شمع سراپا ہو اگر صرف زبان کا

مقدور مفعول نہین اوسکے مفاعیل تجلّی کے مفاعیل بیان کا فعولن چون شمع مفعول سراپا ہو مفاعیل اگر صرف مفاعیل زبان کا ۔

بحر ہزج مثمن اشتر

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن

مثال

بزم غیر سے اوٹھنا یار کا تعجب ہے — معتقد ہون مین اپنے جذبۂ محبت کا

بزم غی فاعلن رسے اوٹھنا مفاعیلن یار کا فاعلن تعجب ہے مفاعیلن معتقد فاعلن ہون مین اپنے مفاعیلن جذبۂ فاعلن محبت کا مفاعیلن ۔

بحر ہزج مقصور محذوف

مفاعیل مفاعیل مفاعیل ۔

مثال

نہ کھینچ آہ نہ کھینچ آہ دل یار ہے نازک ۔

نہ کھینچ آہ مفاعیل نہ کھینچ آہ مفاعیل دل یار مفاعیل ہے نازک فعولن

اس بحر کے ساتھ بحر اخرب مکفوف مقصور بھی موزون ہو سکتا ہے یعنے اگر ایک مصرع اس بحر کا اور دوسرا مصرع بحر مکفوف مقصور کا لگا دیا جاوے تو ناموزون نہوگا ۔

بحر ہزج مسدس مقصور

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

مثال

نہ کھینچ اے شانہ زلف یار کو آہ — کہ دل بھی ہے اسی زنجیر مین قید

نہ کھینچ اے شا مفاعیلن نہ زلف یا مفاعیلن رکو آہ مفاعیل کہ دل بھی ہے مفاعیلن اسی زنجی مفاعیلن رمین قید مفاعیل ۔

ہزج

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض اشتر مسبغ

مفعول مفاعلن مفاعیلان

مثال

کہتا ہے کہ اب نہ کھینچ تو آئین		ہین دل سے ترے تو ہم تنگ رَاہین

کہتا ہے مفعول کہ اب نہ کھین مفاعلن چ تو آہین مفاعیلان ہین دل سے مفعول ترے تو ہم مفاعلن تنگ راہین مفاعیلان ✣

کبھی اس وزن مین زحافات بدل بھی جاتے ہین

مثلاً

بیٹھا وہ رقیب کے جو پہلو مین		اُوٹھا یہ درد دل کہ کھینچی آہ

بیٹھا وہ مفعول رقیب کے مفاعلن جو پہلو مین مفاعیلن اوٹھا یہ مفعولن درد دل فاعلن کہ کھینچی آہ مفاعیلان ✣

ہزج

ہزج مسدس اخرب مقبوض

مفعول مفاعلن مفاعیلن ✣

مثال

کہتے ہین کہ وہ نگار آتا ہے		کیا فائدہ جی ہی تن سے جاتا ہے

کہتے ہین مفعول کہ وہ نگا مفاعلن ر آتا ہے مفاعیلن کیا فائے مفعول دہ جی ہی تن مفاعلن سے جاتا ہے مفاعیلن ✣

ہزج [illegible]

ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

مفعول مفاعلن فعولن

مثال

دیوانہ روے یار ہون مین		اس کام مین ہوشیار ہون مین

دیوانہ مفعول ہ روی یا مفاعلن رہون مین فعولن اسکام مفعول مین ہوشیا مفاعلن رہون مین فعولن ✣

[illegible]

ہزج

ہزج مسدس اخرم محذوف واشتر

مفعولن فاعلن فعولن

مثال

دیکھا ہے روے یار مین نے		دیکھی ہے اک بہار مین نے

دیکھا ہے مفعولن روے یا فاعلن رمین نے فعولن دیکھی ہے مفعولن
ایک بہا فاعلن رمین نے فعولن ؛

ہزج

ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور

مفعول مفاعلن مفاعیل

مثال

رہتا ہے سدا خیال ولدار		نے طالب باغ ہون نہ گلزار

رہتا ہے مفعول سدا خیا مفاعلن ل ولدار مفاعیل نے طال مفعول
ب باغ ہون مفاعلن نہ گلزار مفاعیل ؛

رجز بمعنے اضطراب اور شتابی کے ہین اور اوس شتر کو بھی کہتے ہین
جو ایک قدم چلکر ٹھہر جاوے ؛

رجز سالم

رجز مثمن سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ساغر مئ گلرنگ کا بھر کر مجھے دی ساقیا		زہد و ورع جھگڑا ہی کیا عہد جوانی مفت ہے

ساغر مئ مستفعلن گلرنگ کا مستفعلن بھر کر مجھے مستفعلن دی ساقیا مستفعلن
زہد و ورع مستفعلن جھگڑا ہی کیا مستفعلن عہد جوا مستفعلن نی مفت ہے مستفعلن

رجز مثمن مطوی مخبون

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

مثال

ایک تو ہوں شکستہ دل اُس پہ یہ جور دیکھنا
ہے خوشی وداع [illegible] ستم ہوا

مثال		
خون جو کیا ہے بگینہ تو نے مرا دل و جگر		لیتے ہین تجھسے حشر مین اپنے یہ انتقام دو

خون جو کیا مفتعلن ہے بگینہ مفاعلن تو نے مرا مفتعلن دل و جگر مفاعلن لیتے ہین تجہ مفتعلن سے حشر مین مفاعلن اپنے یہ ان مفتعلن تقام دو مفاعلن

رجز مثمن مطوی

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن

مثال

چہرہ کو اوس بت کے قمر دیکھے تو جل جاوے وہین

چہرہ کو اوس مفتعلن بت کے قمر مفتعلن دیکھے تو جل مفتعلن جاوے وہین مفتعلن ؛

رجز

رجز مسدس سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ہمکو ملا جو لطف کوئے یار کا		کب وہ صبا کو لطف ہے گلزار کا

ہمکو ملا مستفعلن جو لطف کو مستفعلن ئے یار کا مستفعلن کب وہ صبا مستفعلن کو لطف ہے مستفعلن گلزار کا مستفعلن ؛

رجز

رجز مسدس مطوی

مفتعلن مفتعلن مفتعلن

ظلم کا اب اوس سے گلا لطف ہی کیا		جو نہ سنے شکوہ کا کیا فائدہ ہے

ظلم کا اب مفتعلن اوس سے گلا مفتعلن لطف ہی کیا مفتعلن جو نہ سنے مفتعلن شکوہ کا کیا مفتعلن فائدہ ہے مفتعلن ؛

بحر رمل

بحر رمل مثمن سالم

رمل بوریا بافی کو کہتے ہین اور ایک راگ کا بھی نام ہے ؛

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

رمل سالم کو کم استعمال اردو مین کرتے ہین لہذا اُسکی تقطیع اور مثال نہین لکھی گئی ہے

رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

مثال

غیر حب کہتے ہین مجکو چھوڑ دی توکوی یار	دیکھکر اُونکی طرف تکنے لگون ہون سوے یار

غیر حب کہہ فاعلاتن تے ہین مجکو فاعلاتن چھوڑ دی تو فاعلاتن کوے یار فاعلات ؛
دیکھکر اُون فاعلاتن کی طرف تک فاعلاتن نے لگون ہون فاعلاتن سوے یار فاعلات

رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مثال

دل نکر منت زراہ بیقراری بیشتر	نازکو کرتی ہے یان الحاح وزاری بیشتر

دل نکرمن فاعلاتن نت زراہ فاعلاتن بیقراری فاعلاتن بیشتر فاعلن نازکو کر
فاعلاتن تی ہے یہان ال فاعلاتن حاح وزاری فاعلاتن بیشتر فاعلن ؛

رمل مثمن مشکول

فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

مثال

نہ خداہی ہمسے راضی نہ یہ بت ہی ہمسے مائل	رہی یون ہی بازماندہ نہ اودھر کے نہ ادھر کے

نہ خداہی فعلات ہمسے راضی فاعلاتن نہ یہ بت ہی فعلات ہمسے مائل فاعلاتن رہی
یون ہی فعلات بازماندہ فاعلاتن نہ ادھر کے فعلات نے اودھر کے فاعلاتن ؛

رمل مثمن مخبون مشعث مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان۔

مثال

شمع کو منہ کے ترے سامنے ہے کیا آب تاب	کہ ہے خورشید ترا چہرہ وہ کرم شب تاب

شمع کو مو فاعلاتن منہ کے تیرے فعلاتن سامنے ہے کیا فعلاتن آب تاب فعلان
کہ ہے خورشی فاعلاتن د ترا چہر فعلاتن ہ وہ کرم فعلاتن شب تاب فعلان ؛

رمل

رمل مثمن مخبون

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

مثال

یار کا چہرہ رخشاں ہے دلارشک وہ گل	اور وہ کاکل مشکین ہے عجب غیرت سنبل

یار کا چہ فاعلاتن رہ رخشان فعلاتن ہے دلارش فعلاتن ک وہ گل فعلاتن ؛
اور وہ کا فاعلاتن کل مشکین فعلاتن ہے عجب غی فعلاتن رت سنبل فعلاتن ؛

واضح ہو کہ بعضوں نے رمل مثمن مخبون کو دو چند بھی استعمال کیا ہے یعنے سوا فعلاتن دونوں مصرعوں میں استعمال کئے ہیں اور چونکہ ہر مصرع بسبب آٹھ رکن کے بہت طویل ہو جاتا ہے لہذا عوام اوسکو بحر طویل کہتے ہیں جیسے

اہ وہ یار ستمگار جفا جو کہ جوں باد بہار آنکے ایک آن میں لیتا چھپا رو
آہ وہ یا فاعلاتن ستمگا ر فعلاتن رجفا جو فعلاتن ہی کہ جوں با فعلاتن د بہار آ
فعلاتن سنکے ایک آ فعلاتن ن میں لیتا فعلاتن ہے چھپا رو فعلاتن

رمل مسدس مخبون مشعث مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلان

مثال

داغ دل سینہ میں آتش ہے آہ	آہ ایک شعلہ سرکش ہے آہ

داغ دل ہے فاعلاتن نہ میں آتش فعلاتن ہے آہ فعلان آہ اک شع
فاعلاتن لہ سرکش فعلاتن ہے آہ فعلان

بحر سریع

بمعنی سرعت یعنے جلدی پڑہا جاے اس بحر کو اکثر مزاحف استعمال کرتے ہین بغیر زحاف کے ساتھ اور سالم استعمال نہین کرتے۔

بحر سریع مطوی موقوف

مفتعلن مفتعلن فاعلان

مثال

کیا کرون تشخیص کا اوسکے بیان		مونہہ مین ہوئی جاتی ہے ساکت زبان

کیا کرون تش مفتعلن خیص کا اوس مفتعلن کے بیان فاعلان مونہہ مین ہوئی مفتعلن جاتی ہے سا مفتعلن کت زبان فاعلان۔

بحر سریع مطوی مکشوف (یہ بجاے موقوف کی بھی آسکتی ہے)

مفتعلن مفتعلن فاعلن

مثال

زلزلے ایک شخص کو تھا ورد سر		لائی قضا اوسکے نشین اوسکے گھر

زلزلے ایک مفتعلن شخص کو تھا مفتعلن ورد سر فاعلن لائی قضا مفتعلن اوسکے نشین مفتعلن اوسکے گھر فاعلن ؛

واضح ہو کہ عروض مین فاعلان اور ضرب مین فاعلن لانا درست ہے مثال اوپر بیان ہو چکی ؛

اور اس بحر مین دو وزن بھی ہو سکتے ہین یعنے ایک مصرع تو مفتعلن مفتعلن فاعلن کا اور دوسرا مصرع مفتعلن مفعولن فاعلن یا فاعلان کا جیسے چہرۂ روشن نہین کچھ خور سے کم لب نہین کچھ اوسکے گوہر سے کم

چہرۂ رو مفتعلن شن نہین کچھ مفتعلن خور سے کم فاعلن لب نہین کچھ مفتعلن اوسکے گوہ مفعولن ہر سے کم فاعلن ؛

اور کبھی یہ دو وزن برابر آجاتا ہے یعنے ایک مصرع ایک وزن پر اور دوسرا دوسرے وزن پر جیسے

اوسکے چہرہ پر کب ہے عرق		ہے وہ مہ نو کے قریب اب شفق

اوسکے چہرہ مفعولن رہ پرکب مفعولن ہے عرق فاعلن ہے وہ مہ مفتعلن نو کے قریب مفتعلن اب شفق فاعلن

بحر سریع مطوی مقطوع مجدوع

مفتعلن فعولن فاع

نالہ ہمارا ہے موزون		سنگ کو بھی کرتا ہے خون		نالہ ہما مفتعلن

را ہے مو فعولن زون فاع سنگ کو بھی مفتعلن کرتا ہے فعولن خون فاع
واضح ہو کہ اس وزن مجدوع مین منحور بھی آتا ہے جیسے مفتعلن فعولن فاع

مثال

عشق کا دیوانہ ہے دل		ابروے اوسکے جان لبسمل

عشق کا دی مفتعلن وانہ ہے مفعولن دل فع ابروے اوس مفتعلن کے جا
لبس مفعولن مل فع ؛

سریع مخبون مکشوف

مستفعلن مستفعلن فعولن

مثال

اے دل بجا زلفون مین اوس صنم کی	ہر چین اوسکی قید ہے ستم کی ؛

اے دل بجا مستفعلن زلفون مین اوس مستفعلن صنم کی فعولن ؛ ہر چین
اوس مستفعلن کی قید ہے مستفعلن ستم کی فعولن ؛

بحر منسرح بمعنی کپڑے اتار کے ہین

اس مین جو اختصار بہو بہت ہو سکتا ہے اسواسطے یہ نام اوسکا رکھا گیا
حتی کہ مستفعلن مفعولات وزن ایک بیت کا عرب مین قرار
دیا گیا ہے مگر فارس اور ہند مین اس بحر کو سالم اور مسدس استعمال
نہین کرتے ؛

بحر منسرح مطوی مکشوف

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

مثال

یار دکھاتا ہے رخ تاب کسے دید کی		حضرت موسیٰ بھی یہان دعوی سے خاموش ہین

یار دکھا مفتعلن تا ہے رخ فاعلن تاب کسے مفتعلن دید کی فاعلن حضرت مو مفتعلن سے بھی یہان فاعلن دعوی سے خا مفتعلن موش ہین فاعلن ÷

منسرح مطوی مکسوف

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات

مثال

حضرت دل ہم تمھین کہتے تھے باربار		طرۂ خوبان کی قید سخت ہے دشوار ہے

حضرت دل مفتعلن ہم تمھین فاعلن کہتے تھے مفتعلن باربار فاعلات طرۂ خو مفتعلن بان کی قید فاعلات سخت ہے دش مفتعلن وار ہے فاعلن ÷

واضح ہو کہ اس بحر مین اختلاف زحافات دونون مصرع مین جائز ہے جیسے شعر ذیل مین ÷

حال دل خستہ آہ مین نے جو اونسے کہا		تو بولے یہ چپ ہی رہ سننے کی طاقت کہان

اس مین مصرع اوّل اس وزن پر ہے مفتعلن فاعلان مفتعلن فاعلن اور دوسرا مفاعلن فاعلن مفتعلن فاعلان ÷

حال دلی مفتعلن خستہ آہ فاعلان مین جو اون مستفعلن سے کہا فاعلن
تو بولے یہ مفاعلن چپ ہی رہ فاعلن سننے کی طا مفتعلن قت کہان فاعلان

منسرح مطوی مکشوف منحور مجدوع

مفتعلن فاعلن مفتعلن فع

مثال

کان ہین اوسکے زلبس نالون سے مملو		حال دل زار کب کرتا ہے مسموع

کان مین اوس مفتعلن کے زبس فاعلن تابون سے مم مفتعلن تو نغ حال دل مفتعلن نذار
کب فاعلن کرتا ہے مس مفتعلن موح فاع +
واضح ہو کہ مصرع اول مین نغ منحور ہے اور مصرع ثانی مین فاع مجدوع +

منسرح مسدس مطوی

مفتعلن فاعلات مفتعلن

مثال

نالہ دل نار سا ہے یار تلک		اپنی پہونچ کب ہی گلعذار تلک

نالہ دل مفتعلن نار سا ہے فاعلات یار تلک مفتعلن اپنی پہونچ مفتعلن کب ہی گل
فاعلات عذار تلک مفتعلن +

منسرح مسدس مطوی مقطوع

مفتعلن فاعلات مفعولن

مثال

حالت دل کیا کہون مین مہرو کو		لوگون نے بہکا رکھا ہے بدخو کو

حالت دل مفتعلن کیا کہون مین فاعلات مہرو کو مفعولن لوگون نے بہ مفتعلن کا
رکھا ہے فاعلات بدخو کو مفعولن

بحر مضارع بمعنی مانند

واضح ہو کہ یہ بحر مضارع مثل بحر منسرح کے ہے کیونکہ منسرح مین مفعولات مین وتد
مفروق ہی اور اس بحر مضارع مین فاع لاتن منفصل بھی اوپر وتد مفروق کے شامل
ہی اور خلیل بن احمد جو واضع فن ہی کہتا ہے کہ اوسنے اس بحر کا نام بوجہ مشابہت بحر
ہزج کے مضارع رکھا ہے اس بحر کو بھی سالم استعمال نہین کرتے بلکہ مزاحف +

بحر مضارع مثمن اخرب

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

مثال

شور جنون ہمارا آخر کو رنگ لایا | جو دیکھنے کو آیا ہاتھون مین سنگ لایا

شور ج مفعول نون ہمارا فاعلاتن آخر کو مفعول رنگ لایا فاعلاتن ؛
جو دیکھ مفعول نے کو آیا فاعلاتن ہاتھونین مفعول سنگ لایا فاعلاتن ؛

مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاع لان

مثال

تیرے ہی دیکھنے کو نہ آوے جو کام چشم | تو زخم چہرہ پر ہے کہ اوسکا ہی نام چشم

تیرے ہی مفعول دیکھنے کو فاعلات نہ آوے جو مفاعیل کام چشم فاعلان
تو زخم مفعول چہرہ پہ ہی فاعلات کہ اوسکا ہی مفاعیل نام چشم فاعلان
واضح ہو کہ بجاے فاعلان کے فاعلن بھی آسکتا ہے اور بجاے فاعلات کے فاعلن سالم اور بجاے مفاعیلن کے مفعول کام مین لانے سے بھی شعر ناموزون نہین ہوتا مثلاً

ظاہر ہے اپنی سوزش دل سے کہ آفتاب | محشر کے روز اپنے ہی چہرہ پہ ہے داغ کا

ظاہر ہے مفعول اپنی سوزش فاعلاتن دل سے کہ مفعول آفتاب فاعلان
محشر کے مفعول روز اپنے ہی فاعلاتن چہرہ پہ ہے مفعول داغ کا فاعلن

مضارع مثمن مکفوف مقصور

مفاعیل فاعلان مفاعیل فاعلان

مثال

جو آسمین ہے کب ہی زہر دلا دیکھ مار مین | نجا زلف یا زمین نجا زلف یار مین

جو آسمین ہے مفاعیل کب ہی زہر فاعلان دلا دیکھ مفاعیل مار مین فاعلان
نجا زلف مفاعیل یا زمین فاعلان نجا زلف مفاعیل یار مین فاعلان

مضارع مسدس اخرب مکفوف

مفعول مفاعیل فاعلاتن

مثال

شکوہ ہے کسیکا نہ ہمسین اے دل	دے بیٹھے جان اب تو اسکو اے دل

شکوہ ہے مفعول کسیکا نہ مفاعیل ہمسین اے دل فاعلاتن دے بیٹھے مفعول جان اب تو مفاعیل اوسکو دے دل فاع لاتن ؛

مضارع مسدس اخرب مقصور

مفعول فاعلات مفاعیلن

مثال

دیتی ہے زلف یار ہمسین وہو کا	

دیتی ہے مفعول زلف یار فاعلات ہمسین وہو کا مفاعیلن
واضح ہو کہ جب مضارع کو مجزد کرتے ہین یعنے کوئی جزو اوسکا گرا دیتے ہین تو رکن فاع لاتن کا گراتے ہین نہ رکن مفاعیلن کا

بحر مجتث

واضح ہو کہ اجتثاث کے معنی جڑسے اوکھاڑنے کے ہین غرض یہ کہ یہ بحر بحر خفیف سے اجتثاث کی گئی ہے کیونکہ بحر خفیف کی اصل فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن ہے اور بحر مجتث کی مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہے گویا بحر خفیف کے مستفع لن کو جڑسے اوکھاڑکر مجتث مسدس مین مقدم رکھا ؛
یہ بھی واضح ہو کہ دراصل مسدس ہے اور مثمن مجازاً کہتے ہین -
معلوم کرنا چاہیے کہ شعراے عجم اس بحر کو مسدس استعمال کرتے ہین مگر شعراے عرب اسکو مسدس اور مربع بھی استعمال کرتے ہین -

بحر مجتث مثمن مخبون

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

مثال

ہے زخم دل سے گل تر کو آرزوے طراوت	اور اپنے اشک سے ہے ابر ایک جہے طراوت

ہو زخشم دل مفاعلن سے گل تر فعلاتن کو آرزو ہی مفاعلن طراوت فعلاتن اور اپنے
مفاعلن کی سے ہے فعلاتن ابر ایک جو ہی مفاعلن طراوت فعلاتن ❖

بحر مجتث مخبون مقصور

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

مثال

مری نظر مین تو کم حور خلد سے تو نہین		نجاؤن گا تیرے کوچہ کو چھوڑ سوئی جنان

مری نظر مفاعلن مین تو کم فعلاتن حور خلد سے مفاعلن تو نہین فعلان نجاؤن گا
مفاعلن تیرے کوچہ فعلاتن چھوڑ سو مفاعلن ئی جنان فعلاتن ❖
واضح ہو کہ فعلان عین مکسور کے عوض فعلان عین کے سکون سے اور فعلن عین کے
کسرہ اور سکون سے بھی درست ہے ❖

مثال

چمن مین صبح جب اوس جنگ جو کا نام لیا		صبا نے تیغ کا آب روان سے کام لیا
کبھو نہ انکو مین دیکھا تلاش دنیا مین		کبھو نہ فکر تردد سے کوئی کام لیا

چمن مین صب مفاعلن ح جب اوس جن فعلاتن گ جو کا نا مفاعلن م لیا فعلن
صبا نے تے مفاعلن غ کا آب فعلاتن روان سے کا مفاعلن م لیا فعلن
کبھو نہ اون مفاعلن کو مین پیدا فعلاتن تلاش دن مفاعلن یا مین فعلان
کبھو نہ فک مفاعلن رتردد فعلاتن سے کوئی کا مفاعلن م لیا فعلن ❖
واضح ہو کہ پہلے شعر مین عروض اور ضرب فعلن عین کے کسرہ سے اور دوسرے
شعر مین عروض فعلان عین ساکن سے مستعمل ہوا ہے ❖
معلوم ہو کہ حشو مین بجائے فعلاتن کے مفعولن بھی درست ہے ❖

مثال

حضور داغ سوزان سے آفتاب خجل		اور اشک سی بھی ہی رنگ شراب ناب خجل

اس شعر کے حشو مین غ سوزان بر وزن مفعولن ہے ❖

بحر خفیف

اسواسطے کہتے ہین کہ اس مین ہر رکن مین سبب نے وتد مجموع کو احاطہ کر لیا ہو لہذا جملہ ارکان ہلکے ہو گئے یا جو دو سبب خفیف وتد مجموع کو محیط ہین گویا سارے ارکان کے سبب خفیف ہین ؛

بحر خفیف مسدس مخبون

فاعلاتن مفاعلن فعلاتن

مثال

یار مہ رو کو دیکھ کر زہا دل		ہاتھ سے اوسکے آہ آب نہ بچا دل

یار مہ رو فاعلاتن کو دیکھ کر مفاعلن زہا دل فعلاتن ہاتھ سے اوس فاعلاتن سکے آہ اب مفاعلن نہ بچا دل فعلاتن ؛

بحر خفیف مسدس مشعث مقصور

فاعلاتن مفاعلن فعلات

مثال

ہاے وہ شوخ بے وفا بے مہر		نرگسی چشم و گل رخ و مہ چہر

ہاے وہ شو فاعلاتن خ بے وفا مفاعلن بے مہر فعلات نرگسی چش فاعلاتن مو گل رخو مفاعلن مہ چہر فعلات ؛

بحر خفیف

فاعلاتن مفاعلن فعلن

مثال

بے زبان ہین بدہ زبان سوسن		اس چمن مین کسے مجال سخن

بے زبان ہین فاعلاتن بدہ زبان مفاعلن سوسن فعلن اس چمن مین فاعلاتن کسے مجا مفاعلن لسخن فعلن ؛

مقتضب

بحر مقتضب

اقتضاب کے معنی ایک چیز مین سے دوسری چیز کا نکال لینا ہے اور بحر مقتضب بحر منسرح سے نکالی گئی ہے اسطرح پر کہ بحر منسرح مستفع لن مفعولات مستفع لن مفعولات ہے اور بحر مقتضب مفعولات مستفع لن مفعولات مستفع لن ہے پس دونون کے ارکان ایک ہی ہین مگر فرق ترتیب مین ہے ❊

مقتضب

مقتضب مثمن مطوی

فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن

یار بیوفا سے ہین شوخ دلربا سے ہین ❊ کب امید وصل ہوتی کب امید وصل ہوتی

یار بیو فاعلات فاسے ہین مفتعلن شوخ دلر فاعلات باسے ہین مفتعلن

کب امید فاعلات وصل ہوتی مفتعلن کب امید فاعلات وصل ہوتی مفتعلن

مقتضب

مقتضب مثمن مطوی مقطوع

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

مثال

ہاے یہ نصیب اپنے جسکی وہ تمنا تھی		بعد مرگ بھی گاہے خاک پر ندا آنکلا

ہاے یہ ن فاعلات صیب اپنے مفعولن جسکی وہ فاعلات تمنا تھی مفعولن

بعد مرگ فاعلات بھی گاہی مفعولن خاک پرنہ فاعلات آنکلا مفعولن۔

بحر کامل

بحر کامل

اسکو کامل اسواسطے کہتے ہین کہ یہ اپنی حالت اصلی پر ہے

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

مثال

مجھے آرزو ہی وفا رہی تجھے مشق جور جفا رہی۔ کہون کیا کہ تیری ستم سے اب میری سر بلا پہ بلا رہی

مجھے آرزو متفاعلن ہی وفا رہی متفاعلن تجھے مشق جو متفاعلن ر جفا رہی متفاعلن

کہون کیا کہ تے متفاعلن ری ستم سے اب متفاعلن مری سر بلا متفاعلن پہ بلا رہی متفاعلن

متقارب

بحر متقارب

متقارب معنی نزدیک کے ہین اور چونکہ اس بحر مین وتد اور سبب قریب قریب ہین اسواسطے اسکا نام متقارب رکھا ؛

بحر متقارب مثمن سالم

فعولن فعولن فعولن فعولن

مثال

مجھے گل کے ہنسنے پہ آتا ہے رونا		کہ اس طرح ہنسنے کی خو تھی کسیکی

مجھے گل فعولن کے ہنسنے فعولن پہ آتا فعولن ہے رونا فعولن کہ اسطر فعولن طرح ہنسنے فعولن کی خوتھی فعولن کسیکی فعولن ؛

اگر یوں ہی یہ دل ستاتا رہیگا
تو اک دن مرا جی ہی جاتا رہیگا

متقارب مثمن مقصور

فعولن فعولن فعولن فعول

مثال

الٰہی مین بندہ گنہگار ہون		گناہون سے اپنے گران بار ہون

الٰہی فعولن مین بندہ فعولن گنہ گا فعولن رہون فعول گنا ہون فعولن سے اپنے فعولن گرانبا فعولن رہون فعول ؛

نظر آئی جو ہر سو جلوہ فرما دکھا
بہار روشنی دوسری قدرت دکھا

متقارب مثمن محذوف

فعولن فعولن فعولن فعل

مثال

لب بام کثرت جو یکسر ہوئی		تلے کی زمین ساری اوپر ہوئی

لب با فعولن م کثرت فعولن جو یکسر فعولن ہوئی فعل تلے کی فعولن زمین سا فعولن ری اوپر فعولن ہوئی فعل ؛

متقارب مثمن مقبوض اثرم

فعولن فعِلن فعولن فعِلن

متقارب

مثال

کہ بجز خون بہ رہا ہے دل مین	یہ عشق اب کیا بسا ہے دل مین

یہ عشق فعول اب کیا فعلن بسا ہے فعول دل مین فعلن کہ بجز فعول خون بہ فعلن رہا ہے فعول دل مین فعلن ؛

واضح ہو کہ شعرانے اس وزن کو سولہ رکن پر بھی مستعمل کیا ہے ؛

مثال

الم یہی ہے تو درد مند و کہان تلک تم دوا کرو گے	کرو تو کل کہ عاشقی مین نہ یون کرو گے تو کیا کرو گے

کرو ت فعول وکل فعلن کہ عا فعول شقی مین فعلن نہ یون فعول کرو گے فعلن توکیا فعول کرو گے فعلن الم فعول یہی ہے فعلن تو در فعول دمند فعلن کہان فعول تلک تم فعلن دوا فعول کرو گے فعلن ؛

واضح ہو کہ اس وزن کی ایک طرح اور بھی ہے کہ ایک رکن اثلم مقبوض ہے اور ایک سالم اسکو بھی سولہ رکن پہ استعمال سہے ؛ چنانچہ

عاشق شیدا والہ و سودا حیرت دلسی سوزش جانسے	سرو خرامان پہ تیری قدپہ اور گل تر بھی ہے تیری رخپہ

واضح ہو کہ اس بحر کی اور بھی صورتین ہین مگر وہ مستعمل کم ہین اسواسطے مذکور نہین ہوئی ؛

بحر متدارک

اس بحر کو ابوالحسن اخفش نے استخراج کیا ہے اور چونکہ متدارک کے معنی ملنے والے کے ہین اور یہ بحر مستخرج ہوکر قدیم پندرہ بحور سے ملی اسواسطے اسکا نام بھی متدارک رکھا اور احمد عروضی نے اسکا نام غریب یعنے نادر رکھا ہے ؛

بحر متدارک مثمن سالم

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

مثال

زلف و رخ خال و خط یار کا دیکھ کر

زلف ورخ فاعلن خال وخط فاعلن یار کا فاعلن دیکھ کر فاعلن ؛

واضح ہو کہ اس بحر مذال ہونا بھی درست ہے یعنے
فاعلان فاعلن فاعلان فاعلن

مثال

شب کو رشک زلف سے		مہ کو رشک روے سے

شب کو رشک فاعلان زلف سے فاعلن مہ کو رشک فاعلان روی سی فاعلن

متدارک مثمن مخبون

فعلن فعلن فعلن فعلن کسرہ عین سے یہ بھی سولہ رکن پر مستعمل ہو سکتا ہے ؛

مثال

تیرے ہاتھوں سے کچھ میرے حق مین ذرا نہ بھلا ہی ہوا نہ برا ہی ہوا ؛
کہا تجھسے رقیبوں نے گرچہ برا نہ بھلا ہی ہوا نہ برا ہی ہوا ؛
ترے ہا فعلن تھوں سے کچھ فعلن میرے حق فعلن مین ذرا فعلن نہ بھلا فعلن ہی ہوا فعلن نہ برا فعلن ہی ہوا فعلن کہا تجھ فعلن سے رقی فعلن بونے گر فعلن چہ برا فعلن نہ بھلا فعلن ہی ہوا فعلن نہ برا فعلن ہی ہوا فعلن ؛

متدارک مثمن مقطوع

فعلن فعلن فعلن فعلن

مثال

مین جو دیکھا مضطر دل کو		ویسا پایا کب بسمل کو

مین جو فعلن دیکھا فعلن مضطر فعلن دلکو فعلن ویسا فعلن پایا فعلن کب بس فعلن مل کو فعلن ؛

واضح ہو کہ اس بحر کو صورت الناقوس بھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام نے آواز ناقوس سنی اور فرمایا کہ اس آواز سے حقا حقا حقا حقا پیدا ہوتا ہے چونکہ وزن حقا اور فعلن کا ایک ہے لہذا اس بحر کا صورت الناقوس بھی نام رکھا ؛

بحر قریب

اس بحر کو مولانا یوسفؒ عروضی نے خلیل بن احمدؒ کے دو سو برس کے بعد استخراج کیا ہے اور چونکہ اسکے ارکان بحر ہزج اور بحر مضارع کے ارکان کے قریب قریب ہین لہذا اسکا نام قریب رکھا اور بعضے یہ کہتے ہین کہ یہ بحر نسبت ستولہ بحور سابقہ کے قریب عرصہ سے مستخرج ہوئی ہے اسواسطے اسکو قریب کہتے ہین اصل اسکی مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن ہے لیکن اس وزن مین اسکا استعمال نہین ہوتا اسکو مزاحف استعمال کرتے ہین۔

بحر قریب مکفوف

مفاعیل مفاعیل فاعلاتن

مثال

غبار آگے تیرے دلسین پھر نہ نکلا	غبار ہمکو تیری طرف سے پھر نہ آیا

غبار آگے مفاعیل تیرے دلین مفاعیل پھر نہ نکلا فاعلاتن غبار ہمکو مفاعیل تری طرف سے مفاعیل پھر نہ آیا فاعلاتن ÷

اس تقطیع مین حرف رے مصرع اوّل مین اور حرف سے مصرع ثانی مین گر گیا ہے واضح کہ اگر عروض اور ضرب فاعلات ہو تو یہ وزن مکفوف مقصور ہو جاویگا اور بجائے مفاعلات کے مفاعلن بھی درست ہے اور یہ وزن مکفوف محذوف ہو جاوے گا ÷

بحر جدید

کہتے ہین کہ بزرجمہر نوشیروان کے وزیر نے اس بحر کو مستخرج کیا اور چونکہ یہ جدید استخراج ہوئی ہے لہذا اسکا نام جدید رکھا اور بعضے اسکو بھی نادر کہتے ہین اصل اسکی فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن ہے مگر مستعمل نہین ہے

بحر جدید مخبون

فعلاتن فعلاتن مفاعلن

مثال

تیرے قد سے ہے صنوبر بس اب خجل		تیرے زلفون سے ہمیشہ ہے شب خجل

تیرے قد سے فعلاتن ہے صنوبر فعلاتن بس اب خجل مفاعلن تیری زلفون فعلاتن سے ہمیشہ فعلاتن ہے شب خجل مفاعلن ✤

بحر مشاکل

اسکا نام مشاکل اسواسطے رکھا کہ مشاکل کے معنی مانند کے ہین اور یہ بحر مانند بحر قریب کے ہے صرف فرق یہ ہے کہ بحر قریب مین فاعلاتن آخر مین آتا ہے اور اس بحر مشاکل مقدم دو مفاعیلن پر ہے اصل اسکی فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن ہے مگر اردو مین کم مستعمل ہے مگر مزحوف ✤

بحر مشاکل مکفوف مقصور

فاعلات مفاعیل مفاعیل

مثال

بار غم کا اوٹھانا ہے پڑا آہ		داغ ہجر کو کھانا ہے پڑا آہ

بار غم کا فاعلات اوٹھانا ہے مفاعیل پڑا آہ مفاعیل داغ ہجر فاعلات کو کھانا ہے مفاعیل پڑا آہ مفاعیل ✤

واضح ہو کہ رے ہجر کی تقطیع مین متحرک ہوگئی ✤

بحر بسیط مثمن مطوی

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

مثال

جان پہ کھیلا ہو نین میرا جگر دیکھنا		جی زہے بار ہے مجکو ادھر دیکھنا

جان پہ کھے مفتعلن لا ہو نین فاعلن میر جگر مفتعلن دیکھنا فاعلن جی زہی مفتعلن بار ہے فاعلن مجکو ادھر مفتعلن دیکھنا فاعلن ✤

مدید محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مثال لمؤلفہ

اشک سے اپنے بہادون تجکو گردون تو سہی	آہ سے سینہ ترا ہان چاک کردون تو سہی

اشکسے اپ فاعلاتن نے بہادون فاعلاتن تجکو گردون فاعلاتن تو سہی فاعلن

آہ سے سی فاعلاتن نہ ترا ہان فاعلاتن چاک کردون فاعلاتن تو سہی فاعلن ÷

طویل مثمن سالم

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

مثال

آستانہ بے ادب ہون کہون تو ادھر کو دیکھ الہین تجکو دیکھتا ہون تو چاہیے جدھر کو دیکھ

آستانہ فعولن بے ادب ہون مفاعیلن کہون تو فعولن ادھر کو دیکھ مفاعیلن

مین تجکو فعولن دیکھتا ہون مفاعیلن تو چاہیے فعولن جدھر کو دیکھ مفاعیلن ÷

وافر مثمن سالم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

مثال لمؤلفہ

تجھے وحشت ہے سودا ہے مگر دلدار کی زلف پریشانکا	کہ ہے حال پریشان سربسر
	تیرے دل غمگین و نالان کا ÷

تجھے وحشت ہے مفاعلتن سودا ہے مگر مفاعلتن دلدار کی زل مفاعلتن ف پریشان کا مفاعلتن کہ ہے حال پہ مفاعلتن ریشان سربسر مفاعلتن تیرے دل غم مفاعلتن گین و نالان کا مفاعلتن ÷

خاتمہ

الحمد للہ و المنت کہ بفضل الٰہی اور برکت ارشاد بابو صاحب قدردان سے جنکا ذکر خیر تمہید مین آچکا ہے یہ رسالہ سلرپا فائدہ اتمام کو پہونچا مؤلف نے آخر مین ایک نقشہ

زحافات کا ترتیب دیا ہے اوس سے تبدلات جو بوجہ زحافات کے ارکان بحور مین واقع ہوتی ہے واضح ہو نگی اور بآسانی اون پر آگہی حاصل ہو گی اس رسالے مین ایک امر ضروری اور باقی رہگیا یعنے اوزان رباعی لہذا وہ بھی کم و بیش حیطہ تحریر مین لاتا ہون -

واضح ہو کہ رباعی اختراع شعرائے عجم کی ہی اور اردو گویون نے بھی اونکی تتبع کی ہر رباعی کا وزن مختص بحر ہزج کے ساتھ ہے اور اسمین نو زحافات آتے ہین اور بسبب ان زحافون کے چوبیس یعنے بست وچہار وزن حاصل ہوتے ہین پس جو چار مصراع ان اوزان مین سے کسی وزن پر ہون گے وہ رباعی کہلاوینگے نہ اور کوئی چار مصرع جیسا اب دستور ہے کہ جو چار مصراع مین اوّل اور دوم اور چہارم مصرع ہم قافیہ ہون اُسکو رباعی کہتے ہین تفصیل زحافات رباعی - خرم - اخرب - قبض - کف - ہتم - جب - بتر - اشتر - اور خرم اور ہتم - کا جمع کرنا نوان زحاف ہے ؛

ارکان مزاحفہ رباعی کی تفصیل یہ ہے مفعولن اخرم - مفعول اخرب - مفاعلن مقبوض - مفاعیل مکفوف - فعول اہتم - فعل مجبوب - فع ابتر - فاعلن اشتر - فاع اجتماع خرم اور اہتم اور ان نو ارکان مزاحف اور مفاعیلن سالم سے باہم ترتیب ہوکر رباعی کے چوبیس اوزان حاصل ہوتے ہین اور منجملہ ان چوبیس کے بارہ وزن ہین جنمین صدر اور ابتدا اخرب یعنے مفعول ہی اور بارہ وہ ہین جنکی صدر اور ابتدا اخرم یعنے مفعولن آتی ہے تفصیل بارہ اوزان اخرب کی یہ ہے اوّل مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع دوسرا مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع تیسرا مفعول مفاعیل مفاعیل فعل چوتھا مفعول مفاعیلن مفعولن فاع پانچوان مفعول مفاعلن مفاعیلن فع چھٹا مفعول مفاعیل مفاعیلن فع ساتوان مفعول مفاعیلن مفعول فعول آٹھوان مفعول مفاعیلن مفعولن فع نوان مفعول مفاعیلن مفعول فعل دسوان مفعول مفاعیل مفاعیل فعول گیارہوین مفعول مفاعلن مفاعیل فعول بارہوین مفعول مفاعلن مفاعیل فعل ؛

اب تفصیل بارہ اوزان اخرم کی لکھی جاتی ہے اوّل مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع دوسرا مفعولن مفعول مفاعیلن فاع تیسرا مفعولن فاعلن مفاعیل فعِل چوتھا مفعولن مفعولن مفعولن فاع پانچوان مفعولن مفعولن مفعولن فع چھٹا مفعولن فاعلن مفاعیلن فع ساتوان مفعولن مفعول مفاعیل فعول آٹھوان مفعولن مفعول مفاعیلن فع نوان مفعولن مفعولن مفعول فعِل دسوان مفعولن مفعولن مفعول فعول گیارہوان مفعولن فاعلن مفاعیل فعول بارہوان مفعولن فاعلن مفاعیل فعِل ؛

اب واضح ہو کہ ایک امر اور باقی رہا یعنے علم قافیہ اور یہ علم بہت مشکل اور طویل ہے لہذا مختصرًا یہ بیان کیا جاتا ہے کہ قافیہ لازمہ شعر کا ہے اور آخر مصرع یا شعر یا حکم اخیر مین ہوتا ہے آخر مین وہان ہوتا ہے جہان ردیف نہو اور حکم اخیر مین وہان جہان ردیف ہوتی ہے اور قافیہ بے استقلال ہوتا ہے یعنے اوسکے حروف سوا ے حرف یا حرکت اخیر کے بدلتے رہتے ہین اور ردیف مستقل ہوتی ہے یعنے اوسکے کوئی حرف یا حرکت تبدیل نہین ہوتی اسقدر بیان کافی متصور ہوا کیونکہ اگر مختصرًا بھی ہر ایک حرف قافیہ اور حرکات حروف قافیہ اور اوصاف ردی وغیرہ اور عیوب قافیہ اور تقسیم قافیہ بیان کیا جاوے تو ایک رسالہ جداگانہ تیار ہو جاویگا اور ردیف وہ کلمہ ہے جو بعد قافیہ کے مصرع یا شعر کے اخیر مین ہو اور لفظ ردیف اکثر متحد المعنی ہوتا ہے اور ایک لفظ اور چند الفاظ بھی ردیف مین آسکتے ہین اسکا بیان طول طویل ہے لہذا مختصرًا تحریر کرکے حوالہ بدیگر کتب و رسائل کرتا ہون جو شایقین ہون گے وہ انمین تفصیل ملاحظہ فرمالینگے ؛؛

خاتمۃ الطبع الحمد للہ کہ رسالہ فن عروض مصنفہ منشی کنہیالال جو اس سے پہلے چند بار مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپ چکا ہے اور اب مطبع منشی نولکشور واقع کانپور ماہ مارچ ۱۸۹۷ء مین بار اول چھپا

تاریخ طبع از مولانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی

مصنف نے یہ نیا رسالہ لکھا جو حامد تمہین فکر تاریخ ہے		کہ ہوتا ہے اس سے شعور عروض ؛؛ تو لکھ دو کہ ۔ چھاپے بحور عروض ؛؛